اُتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی (بخاری و مسلم)
زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھوں میں دے دی گئیں ہیں
اصالت کل، امامت کل، سیادت کل،
حکومت کل، ولایت کل، خدا کے یہاں
امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیحضرت کا اختیارات نبویہ پر
معرکۃ الآراء رسالہ "الامن والعلی" کی تلخیص بعنوان
خالقِ کل نے
آپ ﷺ کو
مالکِ کل بنا دیا
تلخیص وتحقیق
استاذ المیراث مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی
ادارہ تحقیقات عطاء
مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ نئی آبادی فیض پور خورد شرقپور روڈ شیخوپورہ

# تعارف فضلاء بندیال شریف

قدرت نے بندیال شریف کی دھرتی میں اپنے ایک خاص بندہ استاذ الاساتذہ، فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتظام فرمایا جسکے قدوم میمنت سے سرزمین بندیال شریف کے سنگریزے متبرک ہو گئے۔ انہی کے علمی، فقہی اور روحانی جوہر استعداد نے غیر محصور افراد سافلہ کو بحر مبادی سے فیضیاب کر کے نتائج علم کے ساحل پر فائز کیا اور محاسن اسلاف کے شاہراہوں کو مصباح قلم وکلام سے ضیاء بخش۔ چلا لہذا اقبال کے اقوال کی معراج ایسے فقہاء اور زعماء کے تذکارے ہوا کرتی ہے جنکا منتہی الانظار والافکار دین متین کی ترویج واشاعت ہوا کرتی ہے۔ حکیم مطلق کی حکمت بلیغہ کا مقتضی یہی تھا کہ اس بندہ خاص کے علمی، فقہی، ادبی اور روحانی سلسلہ فیض کو جاری رکھا جائے لہذا اسی گلشن رشد وہدایت کی حفاظت فرمانے کیلئے بندیال شریف میں عطاء الملت والدین امام المنقول والمعقول حضرت سیدنا قبلہ عطاء محمد بندیالوی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، آفتاب الفقہاء، بدر العلماء حضرت سیدنا قبلہ علامہ عبدالحق بندیالوی چشتی گولڑوی مدظلہ العالی جیسے خاص بندوں کا انتظام فرمایا اور انہی آسمان ایقان، اتقان، تکلان اور میزان کے شموس بازغہ اولیٰ ملاحظۃ المعقول تحصیل المجہول کے خلوت نشینوں کی شب وروز کی محنتوں سے عالم اسلام کی عظیم درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ کے فضلاء اندرون وبیرون ملک ہر سو علمی، دینی اور تدریسی خدمات میں پیش پیش نظر آتے ہیں یہ امر متیقن اور مسلم ہے کہ اشخاص اپنی قابلیت میں اسناد کے محتاج ہوا کرتے ہیں مگر فضلاء جامعہ بندیال شریف ایکہ اسناد انکی محتاج ہیں اسی طرح اقوام راقیہ اور ملل ناجیہ کی شناخت ان کے تعارف پر موقوف ہوا کرتی ہے مگر فضلاء بندیال شریف کہ تعارف ان کا محتاج ہے۔ لہذا ان فضلاء کا تعارف کروانا اگرچہ آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے مگر ہم جامعہ بندیال شریف کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے محقق ابن محقق، مناظر اسلام، سرمایہ اہل سنت پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی مدظلہ العالی کے حکم سے ان کے تعارف کیلئے ایک رسالہ "تعارف فضلاء بندیال" سے معنون کرتے ہوئے تحریر کر رہے ہیں **وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ**

فقیر غلام محمد عفا اللہ عنہ

اُتِیتُ بِمَفَاتِیحِ خَزَائِنِ الاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِی یَدَیَّ بخاری و مسلم

زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھوں میں دی گئی ہیں

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا

دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اختیارات نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پر معرکۃ الآراء رسالہ

"الامن و العلیٰ" کی تلخیص بعنوان

# سَلْطَنَةُ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ

# مِنْ

# مَلَکُوْتِ اللّٰہِ الْقَھَّارِ

تلخیص و تحقیق

استاذ المیراث مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی

ادارہ تحقیقات عطاریہ مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ نئی آبادی فیض پور خورد، شرقپور روڈ شیخوپورہ

# جوہر الکتاب

نام کتاب : خالق کل نے آپکو مالک کل بنادیا

مؤلف : مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

طبع اول : 2000ء

تعداد : 1100

**ملنے کے پتے**

سنی کتب خانہ۔ دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ قادریہ۔ دربار مارکیٹ لاہور

مسلم کتابوی۔ دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

مدینہ مسجد۔ اللہ بخش روڈ کرم پارک مصری شاہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مالک کل اور مختار کل کہنا جائز ہے یا کہ نہیں اگر جائز ہے تو قرآن وسنت کے دلائل کی روشنی میں وضاحت فرمائیں نیز دیو بندی اور وہابی یہ کہتے ہیں کہ مالک اور مختار تو ایک ہی ذات ہے لہٰذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک کل اور مختار کل کہنا شرک ہے۔ ہم اس مسئلہ کی وضاحت چاہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو مالک ومختار کہنا شرک ہے یا کہ نہیں اگر شرک نہیں ہے تو اس عقیدہ کو ایسے مضبوط دلائل سے بیان کیا جائے کہ غیر مقلدین کے عقیدہ کا خبیث درخت جڑ سے ہی کٹ جائے۔ بینوا توجروا۔

المستفتی قاری خلیل احمد
بن غلام محمد بن محمد
انور جامعہ نبویہ
ناظر کالونی شرقپور روڈ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# الجواب بعون الوهاب

نحمد الله علی ما اعطنا رسوله المختار و نصلی و نسلم علی دافع البلاء و الو باء والقحط و المرض والالم سیدنا و مولانا و قاسمنا و ناهنا و آمرنا و ناصرنا وشافعنا و مالکنا و مأونا محمد صلی الله علیه وسلم رحمة للعالمین و مالک الارض و رقاب الأمم و علی اله و صحبه اجمعین امابعد. قال الفقیر غلام محمد المحمدی السنی الحنفی النقشبندی المجددی الشرقپوری البندیالوی الفتو والوی.

مختصر جواب تین بحثوں میں ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

## پہلی بحث

اختیارات نبوی کا ثبوت قرآنی آیات کی روشنی میں

## دوسری بحث

اختیارات نبوی کا ثبوت احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

## تیسری بحث

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک ومختار کہنا شرک نہیں ہے۔

# پیش لفظ

اللہ جل جلالہ حکیم ہے اس کے ہر کام میں حکمت ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھوں کو پیدا فرمایا ان کو کسی چیز سے ڈھانپا نہیں ہے کیونکہ یہ ہاتھ ہر آدمی کو نظر آرہے ہیں اسی طرح پاؤں کا حال ہے ان کو بھی کسی چیز سے ڈھانپا نہیں گیا اسی طرح اور اعضاء کا حال ہے مگر زبان ایک ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے اس کو ایک خیمہ میں محفوظ کر کے پھر بھی اسے ایسے نہیں چھوڑا گیا بلکہ ہونٹوں کے دو دروازے لگا کر اس کو جکڑ دیا۔ پھر بھی اسے ایسے نہیں چھوڑا گیا بلکہ اس کی حفاظت کے لئے دانتوں کے سخت ترین سپاہی اس کے سامنے کھڑے کر دیئے۔ آخر کیوں؟ حکمت ضرور ہے۔ اس میں یہ حکمت بھی ممکن ہے کہ اس میں یہ اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو محفوظ اور مستور رکھ کر گویا کہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس نرم و نازک گوشت کے ٹکڑے کو احتیاط سے حرکت دی جائے کیونکہ اس کی حرکت کفر اور ایمان کا سبب بنتی ہے۔ المختصر زبان ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اس کی حرکتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک حرکت سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور دوسری قسم کی حرکت سے انسان مومن ہو جاتا ہے حضور علیہ السلام کی ادنیٰ گستاخی سے عمر بھر کی عبادات اور اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اگر زبان کی حرکت سے یہ کلمات نکالے جائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کے مالک و مختار نہیں اور کسی کو بھی نفع نہیں دے سکتے۔ اس قسم کی ادنیٰ گستاخی سے انسان ایمان سے خارج ہو جائے گا اور مرتد ہو جائے گا المختصر بارگاہ رسالت میں بے ادبی کرنے والوں کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے کہ جس کو جانور معلوم کر لیتے ہیں کہ گستاخ کا منہ یہ ہے جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مدارج النبوت میں ہے کہ حضور علیہ السلام کی دو شہزادیاں (حضرت رقیہ وکلثوم رضی اللہ عنہما) ابولہب کے دو بیٹوں (عتبہ وعتیبہ) کے نکاح میں تھیں کیونکہ اس وقت تک مشرکین سے نکاح حرام نہ ہوا تھا۔ جب سورہ لہب نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

تبت یدا ابی لھب و تب ۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفا پہاڑ پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا ۔انی لکم نذیر بین یدی عذاب شدید یعنی میں تمہیں سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں ۔اس پر ابولہب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا اس پر سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جواب دیا کہ تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ یعنی وہ خود تباہ ہو جائے اور وہ تباہ ہو ہی گیا ۔تو ابولہب نے اپنے بیٹوں کو بلا کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں دے دو ورنہ میں تم کو اپنی میراث سے محروم کر دوں گا ۔ چنانچہ عتیبہ نے تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر معذرت کر کے طلاق دی اور عتبہ نے گستاخی سے طلاق دی ۔اللہ تعالیٰ کے محبوب نے فرمایا کہ اے اللہ اپنے کسی کتے کو مقرر فرما جو اس کو سزا دے ۔عتبہ یہ سن کر کانپ گیا' آ کر ابولہب سے کہا ۔ابولہب بولا ۔اب میرے بیٹے کی خیر نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا اس کے پیچھے پڑ گئی ۔ ہر طرح اس کی نگرانی رکھنے لگا ۔اتفاقاً عتبہ ایک دفعہ تجارتی قافلہ کا سردار ہو کر شام کو گیا ایک جگہ رات پڑ گئی اور قافلہ والے سو گئے تو جھاڑی سے ایک شیر نکلا ہر ایک کا منہ سونگھتا پھر اسب کو سونگھ کر چھوڑ دیا مگر عتبہ کا منہ سونگھ کر اس کو پھاڑ ڈالا ۔معلوم ہو گیا کہ بارگاہ مصطفوی میں بے ادبی کرنے والوں کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے کہ جس کو جانور معلوم کر لیتے ہیں کہ گستاخ کا منہ یہ ہے ۔اس واقعہ سے ایسے لوگوں کو عبرت حاصل ہونی چاہئے جن کی زبانیں اور قلمیں ہر وقت گستاخی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگی رہتی ہیں ۔مگر ہم ان زبانوں اور قلموں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جو عظمت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہیں ایسا قلم جو محبوب خدا کی تعریف میں چلے اور ان کے مالک و مختار ہونے کے بیان میں چلے ایسے علماء کی قلموں کی سیاہی پر اللہ قدوس بھی فخر فرماتا ہے جیسا کے مجالس سینہ کے صفحہ نمبر ۱۰۹ پر ہے ۔

عن ابن عباس انه قال ان الله یباهی الملائکة بمداد العلماء کما یباهی بدم الشهید
(مجالس سینہ ص ۱۰۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ علماء کی سیاہی سے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے جیسا کہ شہید کے خون سے فخر فرماتا ہے۔

اللہ قدوس فقیر کے قلم میں بھی قوت عطا فرمائے۔ جب تک جسم میں جان ہے رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کرنے میں چلتا رہے۔

آمین۔ بجاہ نبی الامین۔

# بحث اول

## نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کا ثبوت قرآنی آیات سے

۱۔ وما اتکم الرسول فخذوه وما نهکم عنه فانتهوا
(سورۃ الحشر پ ۲۸۔ آیت ۷۔ رکوع ۴)

اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ۔

### تشریح و تحقیق

اس آیت مبارکہ سے مسئلہ معلوم ہوگیا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے اور آپ کی مخالفت حرام ہے اور احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کے مالک اور مختار ہیں۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروغ ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

۲۔ یایھا الذین امنو استجیبو لله وللرسول اذا دعاکم۔
(سورہ انفال پ۹۔ رکوع ۱۰۔ آیت ۲۴)

اے ایمان والو ! اللہ اور رسول کے بلانے پر فوراً حاضر ہو جاؤ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو بلائیں۔

## تشریح وتحقیق

اس آیت مبارکہ سے مسئلہ واضح ہوگیا کہ حضور علیہ السلام جب بلائیں تو تمہیں ہر حالت میں بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو جانا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے۔ نیز ہمارا حاضر ہو جانا اس لئے ضروری ہے کہ ہم حضور علیہ السلام کے غلام اور عبد ہیں اور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے مالک ہیں۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے محبوب کے بلانے پر فوراً حاضر ہو جایا کرو۔ جیسا کہ بخاری شریف میں سعید بن معلی سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا۔ میں نے جواب نہ دیا۔ پھر میں نے بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو۔ اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں مسئلہ معلوم ہوگیا کہ حضور علیہ السلام کا مطلب یہ تھا کہ جس حالت میں بھی تم ہو (اگر چہ نماز میں ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

۳۔ یامرھم بالمعروف وینھھم عن المنکر ویحل لھم الطیبت ویحرم علیھم الخبئث و یضع عنھم اصرھم والا غلال التی کانت

رسول اللہ ﷺ انہیں بھلائی کا حکم فرمائیں گے اور انہیں برائی سے منع فرمائیں گے اور ان کے لئے پاک اور ستھری چیزوں کو حلال فرمائیں گے اور

علیھم۔ (سورہ اعراف پ۹۔ رکوع ۹۔ آیت ۱۵۷)

پلید اور گندی اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام فرمائیں گے اور ان سے بوجھ اور جو گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتاریں گے۔

## تشریح و تحقیق

اس آیت کا ہر جملہ حضور علیہ السلام کے مالک و مختار ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ پہلے جملہ میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو آمر اور حاکم فرمایا اور دوسرے جملے میں ناھی اور منع کرنے والا فرمایا اور تیسرے جملہ میں محلل اور حلال کرنے والا فرمایا اور چوتھے جملہ میں محرم اور حرام کرنے والا فرمایا اور پانچویں جملہ میں دافع بلیات اور مشکلات آسان کرنے والا فرمایا۔ مذکورہ آیت کے تمام جملوں میں غور فرمانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو احکام شریعہ کا مختار کل بنا دیا جو چیز چاہیں حرام یا حلال فرمائیں۔

سرور کہوں کہ مالک و مولی کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

۴۔ و ما نقموا الا ان اغنھم اللہ و رسولہ من فضلہم (سورہ توبہ پ۱۰۔ رکوع ۱۶۔ آیت ۷۲)

اور انہیں صرف یہی برا لگا کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

## تشریح و تحقیق

تشریح: اس آیت میں اللہ نے یہ فرمایا ہے کہ میرے حبیب مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی لوگوں کو غنی کرتے ہیں اور مالدار فرماتے ہیں اور غنی دوسرے کو وہی کر سکتا ہے جو خود بھی غنی ہو اور دوسرے کو غنی اور مالدار کرنے کا اختیار بھی رکھتا ہو۔ صلی اللہ علی النبی الامی المختار۔

ے ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

۵۔ ولو انھم رضوا ما اتھم اللہ و رسولہ و قالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ و رسولہ انا الی اللہ راغبون۔
(سورہ توبہ پ ۱۰۔ رکوع ۱۳۔ آیت ۵۹)

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اسی پر راضی ہوتے جو اللہ اور رسول نے ان کو دیا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے اب ہمیں دے گا اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت ہے۔

## تشریح و تحقیق

اس آیت مبارکہ میں دو جملوں میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب بھی مخلوق کو دیتے ہیں اور دے چکے بھی ہیں۔ آیت مبارکہ میں تو معلوم ہو گیا دینے والا اللہ بھی ہے اور اس کا رسول بھی ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ کن کو دیتے ہیں مگر یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ کیا کیا دیتے ہیں تو یہاں ایک قاعدہ کی روشنی میں مسئلہ واضح ہو گیا اور قاعدہ یہ ہے کہ مفعول کو ذکر (یعنی یہاں جو چیز دینی ہے ذکر نہیں ہوئی) نہ کیا جائے تو پھر اس سے مراد عام ہوتا ہے یعنی عام یہ ہے کہ اللہ بھی ہر چیز عطا کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر چیز عطا کرتے ہیں۔

ے کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو! کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

۶۔ وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ و رسول امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم۔
(سورہ احزاب پارہ ۲۲۔ رکوع ۲۔ آیت ۳۶)

نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو یہ حق ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار ہو۔

# تشریح وتحقیق

یہ آیت مبارکہ زینب بنت جحش اور ان کے بھائی عبداللہ ابن جحش اور ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی۔ امیمہ حضور سید عالم ﷺ کی پھوپھی تھیں واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جن کو رسول اللہ ﷺ نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور علیہ السلام ہی کی خدمت میں رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے نکاح کا پیغام حضرت زینب بنت جحش کو دیا۔ حضرت زینب بنت جحش خاندان قریش کی بڑی عزت والی بی بی تھیں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ قریشی نہ تھے لہٰذا حضرت زینب اور ان کے بھائی رضی اللہ عنہما اس بات پر راضی نہ ہوئے کیونکہ نکاح میں کفو کا خیال رکھا جاتا ہے اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی اس آیت کے نزول کے بعد سب کو راضی ہونا پڑا اور نکاح ہو گیا۔ اس حدیث مبارکہ نے مسئلہ کو واضح کر دیا کہ حضور علیہ السلام ہر مسلمان کی جان' مال اور اولاد کے مالک اور مختار کل ہیں اور ایسے مالک ومختار میں رسول اللہ ﷺ کے اختیار اور حکم کے سامنے کسی کو اپنی جان' مال اور اولاد کا کوئی اختیار نہیں رہتا۔

## حضور علیہ السلام کے حکم کے بعد اختیار کی حیثیت

مسئلہ یہ ہے کہ بالغہ عورت کو اپنے نکاح کا اختیار ہے جہاں چاہے کر سکتی ہے مگر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے بعد اختیار کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی اور بالغہ عورت کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔

## مسلمان مرد حضور ﷺ کے غلام اور عورتیں لونڈیاں ہیں

حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا ہر مسلمان مرد ہو یا عورت' بادشاہ ہو یا فقیر سب حضور کے غلام اور لونڈیاں اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے مولا اور آقا ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ مولا کو اختیار ہوا کرتا ہے کہ جہاں چاہے لونڈی کا نکاح کر دے۔

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

۷۔ ولسوف یعطیک ربک فترضی
(سورہ الضحیٰ۔پ ۳۰۔رکوع ۱۸۔آیت ۵)

(اے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کو آپ کا رب اتنا عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

## تشریح و تحقیق

اس آیت مبارک سے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب کچھ عطا فرمائے گا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں یہ بھی بخوبی معلوم ہو گیا کہ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جس کو عطا کیا جا رہا ہے وہ حبیب اللہ ہیں مگر جو چیز عطا کی جائے گی اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔علم معانی کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر مفعول (مثلاً یہاں جو چیز عطا کی جائے گی اس کا ذکر نہیں کیا گیا) کو ذکر نہ کیا اور حذف کر دیا جائے تو یہ ذکر نہ کرنا اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے مراد ہر چیز ہوتی ہے جیسا کہ مختصر المعانی کی اس عبارت سے خوب واضح ہو رہا ہے کہ واما للتعمیم فی المفعول مع الاختصار صاحب تلخیص المفتاح نے مفعول کے حذف کرنے کی کئی وجوہ بیان فرمائیں ان میں ایک یہ ہے کہ کبھی مفعول کو حذف اس لئے کیا جاتا ہے کہ جب مراد عام لی جائے اور ہر چیز مقصود ہو جیسا کہ آپ راضی ہو جائیں گے اور جو چیز عطا کرنی ہے اس کا ذکر نہیں کیا جس سے مسئلہ واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو ہر چیز عطا کرتا ہے اور عطا کرتا رہے گا۔آیت مبارک میں یعطی کا ذکر ہے اور یہ مضارع کا صیغہ ہے جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں یعنی اب بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور مستقبل میں بھی عطا فرماتا رہے گا۔اللہ کی عطائیں محبوب پر پہلے سے بھی بڑھتی جا رہی ہیں جیسے جیسے منگتوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطائیں بھی بڑھی جا رہی ہیں۔

ے دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

۸۔ ووجدک عائلا فاغنی (سورہ الضحیٰ پ ۳۰۔ رکوع ۱۸۔ آیت ۸) — اللہ تعالیٰ نے آپ کو (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حاجت مند پایا پس آپ کو غنی کردیا۔

## تشریح وتحقیق

آیت کریمہ سے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مختار کل ہونا سورج کی طرح روشن اور واضح ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاجت مند پایا یعنی محبوب خدا ہر چیز میں اللہ کی طرف محتاج ہیں تو اللہ قدوس نے محبوب کو ہر چیز میں غنی کردیا۔ یہاں اغنی فرمایا گیا ہے جو ماضی کا صیغہ ہے معنی یہ ہوا کہ اللہ قدوس اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غنی کر چکا ہے آگے یہاں بھی ذکر نہیں کیا گیا کہ کس چیز میں غنی کیا ہے جس سے معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دولت، علم، حلم، خلق، جنت اور شریعت دے کر غنی کر دیا۔ قرآن حکیم میں غنی کرنے کا تو ذکر کیا گیا ہے مگر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غنی کرنے کے بعد ہر چیز اپنے محبوب سے واپس لے لی ہو اور اس واپس لینے کا ذکر قرآن اور حدیث میں کہیں بھی نہیں آیا لہٰذا معلوم ہوا کہ سید عالم قیامت تک اور قیامت کے بعد جنت میں بھی غنی ہیں اور ہر چیز اپنی امت کو عطا فرمارہے اور فرماتے رہیں گے۔

ے باغ فردوس کو جاتے ہیں ہزارانِ عرب
ہائے صحرائے عرب ہائے بیان عرب

**سوال:** حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عائلاً فرمایا یعنی حاجت مند فرمایا اور جو خود ہی حاجت مند اور محتاج ہے وہ دوسرے کے لئے کیا اختیار رکھتا ہے۔

**جواب:** حضور علیہ اسلام اللہ کی طرف حاجت چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں

اور کسی غیر کے محتاج نہیں لہٰذا یہ ہمارے دعویٰ کے خلاف نہیں ہے ہمارا دعویٰ بھی یہی ہے کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز اللہ تعالیٰ سے لیتے ہیں اور مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں۔

۹۔ انا اعطینک الکوثر
(سورہ الکوثر۔ پ۳۰۔ رکوع ۳۳۔ آیت ۱)

اے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں
(کنزالایمان)

## تشریح و تحقیق

اس آیت مبارک میں دو لفظ قابل وضاحت ہیں ایک تو کوثر دوسرا اعطینا۔ کوثر سے بہت سی چیزیں مراد لی جا سکتی ہیں۔ ۱۔ حوض کوثر۔ ۲۔ بہت بھلائی۔ ۳۔ بہت امت۔ ۴۔ مقام محمود۔ ۵۔ شفاعت کبریٰ۔ ۶۔ بہت سے معجزات۔ ۷۔ دنیاوی غلبہ۔ ۸۔ ملکوں کی فتوحات۔ ۹۔ ساری مخلوق پر بزرگی۔ ۱۰۔ عالم کثرت یعنی اللہ کے سوا تمام مخلوقات' جو بھی مراد لیا جائے صحیح ہے۔ خلاصہ بحث یہ ہوا کہ خالق کل نے اپنے حبیب کو مالک کل بنا دیا اور دوسرا اعطینا جو زمانہ ماضی پر دلالت کرتا ہے جس کا معنی یہ ہوا کہ نبی مختار کو ہر چیز عطا ہو چکی ہے اور ملک اور قبضہ بھی ثابت ہو چکا ہے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں در بے بہا دیے ہیں

۱۰۔ خذمن اموالھم صدقة تطھرھم و تزکیھم بھا وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم
(سورہ توبہ پ ۱۱۔ رکوع ۲۔ آیت ۱۰۳)

اے نبی مختار توبہ کرنے والوں کے مالوں سے صدقہ لے لیں آپ انہیں پاک اور ستھرا کر دیں گناہوں سے صدقے کے سبب اور آپ دعا رحمت کریں ان کے حق میں بے شک آپ کی دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔

## تشریح وتحقیق

اس آیت میں حضور علیہ السلام کو یہ حکم ہو رہا ہے کہ آپ انہیں گناہوں سے پاک اور صاف ستھرا فرمائیں اور ان کے لئے دعا خیر فرمائیں الغرض پاک کرنا، ستھرا کرنا اور دعا اور سفارش کرنا بغیر اختیار کے نہیں ہو سکتا لہٰذا معلوم ہوا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا مختار بنا دیا۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا
ساتھ ہی منشئ رحمت کا قلمدان گیا

۱۱۔ ھوالذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتب والحکمۃ الآیۃ
(سورہ جمعہ پ ۲۸۔ رکوع ۱۱۔ آیت ۲)

وہی اللہ ہے جس نے ان پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں۔

## تشریح وتحقیق

اس آیت مبارکہ سے حضور علیہ السلام کا اختیار ثابت ہونا پوشیدہ نہیں کہ آپ قیامت تک امت کو پاک کرتے رہیں گے اور علم عطا فرماتے رہیں گے۔

# بحث دوم

## اختیارات نبویہ ﷺ کا ثبوت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

### اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو عدت وفات کا سوگ معاف فرما دیا

طبقات ابن سعد میں حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان کے شوہر اول جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ تسلبنی ثلاثاثم اصنعی ماشئت یعنی تین دن ہار سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔ یہاں حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس حکم سے استثناء فرما دیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے مگر نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو یہ معاف فرما دیا۔

### ایک شخص نے صرف دو نمازیں پڑھنے کی شرط پر اسلام قبول کیا

حدثنا محمد بن جعفر ثنا عن قتادۃ عن نضر بن عاصم عن رجل منھم رضی اللہ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاسلم علی انہ لا یصلی الا صلاتین و قبل ذالک منھم (مسند امام احمد)

یعنی ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرما لیا۔ اس حدیث سے خوب واضح ہو گیا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم احکام شریعت کے اللہ تعالیٰ کی عطا سے مختار کل ہیں۔ حبیب مختار اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطاؤں اور آپ کے ابر رحمت کی بارشیں امت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دنیا، قبر، حشر اور جنت میں ہمیشہ برستی رہیں گی۔

## تشریح و تحقیق

ہر مسلمان عاقل بالغ پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ پانچ میں سے کم نہیں کرسکتا۔ جو پانچوں میں سے ایک بھی کم کرے گا وہ شریعت کے خلاف کرے گا پانچ میں سے کوئی ایک بھی کم نہیں کرسکتا مگر مالک و مختار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اسلام قبول کرنے والا شخص آیا اور آ کر عرض کیا کہ میں صرف دو ہی نماز پڑھا کروں گا۔ حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ پانچ نمازیں فرض ہیں ان سے کمی نہیں ہوسکتی بلکہ مالک مختار کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں تو دو ہی پڑھ لیا کر۔ اب قارئین کی خدمت میں دعوت انصاف ہے کہ نبی مختار کے مختار کل ہونے کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوسکتا ہے۔

واہ جود و کرم ہے شاہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

## امت پر مسواک کو فرض کرنے کا اختیار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

لولا ان اشق علی امتی لا مرتھم بالسواک عند کل صلوۃ۔
(مالک۔ احمد۔ بخاری۔ مسلم۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

اگر مجھے اپنی امت پر مشقت اور دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔ علماء فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

**حرام کی دو قسمیں ہیں‘ ایک اللہ کا حرام دوسرا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا‘ دونوں حرام برابر ہیں**

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

ان اللہ و رسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام۔ (بخاری و مسلم)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا شراب' مردار' سور اور بتوں کا پوجنا۔

## تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف سے حرام کی دو قسمیں معلوم ہوئی ہیں۔ ایک وہ ہے جس کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اور دوسرا وہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام فرمایا۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ ﷺ کی

## حاکم و مختار نبی اکرم ﷺ نے نشہ کی ہر شے کو حرام فرما دیا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

لا تشرب مسکرا فانی حرمت کل مسکر (نسائی شریف)

نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بیشک نشہ کی ہر شے میں نے حرام کر دی ہے۔

## حرکت زبان اور قانون رحمٰن

حضرت مقدام بن مدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سن لو مجھے قرآن کے ساتھ اس کا مثل ملا یعنی حدیث شریف۔ دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا (تکبر سے) یہ نہ کہے کہ یہی قرآن لئے رہو جو اس قرآن میں حلال ہے اسے حلال جانو جو اس میں حرام ہے اسے حرام مانو (یعنی قرآن کے علاوہ نہ کوئی

چیز حرام مانو نہ حلال)

وان ماحرم رسول الله مثل ما حرم الله

جو کچھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کیا وہ بھی اسی کی مثل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔ (احمد۔ دارمی۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

## تشریح وتحقیق

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

دعوت فکر: اس حدیث شریف نے تمام مسائل حل فرما دیئے کہ اللہ قدوس نے اپنے حبیب مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شریعت کا مالک ومختار بنا دیا۔ جو لوگ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات کو نہیں مانتے' انہیں اس حدیث شریف سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

## زمین کے مالک اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

موتان الارض لله و رسوله (البیھقی)

جو زمین کسی کی ملک نہیں وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی ہے۔

## بحوالہ بخاری شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

اعلموا ان الارض لله و لرسوله (بخاری باب الجہاد)
جان لو کہ زمین کے مالک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

## احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگوں کو غنی کرنا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے جب ابن جمیل نے زکوۃ دینے میں کمی کی تو سید عالم مغنی اکرم صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرًا افاغناہ اللہ و رسولہ (بخاری شریف)
ابن جمیل کو کیا برا لگا صرف یہی کیا کہ وہ محتاج تھا اللہ اور اس کے رسول نے اسے غنی کر دیا۔ حضور علیہ السلام لوگوں کو غنی کر دیتے ہیں۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

## نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا و آخرت میں کارساز ہیں

جب سیدنا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یتیم بچوں کو یاد فرمایا۔ وہ حاضر ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ اسے بیان کر کے فرماتے ہیں۔ فجائت امنا فذکرت یتیمنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیلۃ تخافین علیھم و انا ولیھم فی الدنیا والاخرۃ. (احمد۔ طبرانی۔ ابن عساکر)
میری ماں حاضر ہو کر حضور پناہ بیکساں صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ہماری یتیمی کی

شکایت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا ان پر محتاجی کا خوف کرتی ہو حالانکہ میں ان کا ولی وکارساز ہوں دنیا و آخرت میں۔

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

## حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کا نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت مانگنا

سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال کنت ابیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتیته بوضوئه و حاجته فقال لی سل (ولفظ الطبرانی فقال یوما یا ربیعة سلنی فا عطیک رجعنا الی لفظ مسلم) قال قلت اسئلک مرافقتک فی الجنة فقال او غیر ذلک قلت هو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرة السجود۔

(صحیح مسلم شریف۔ سنن ابی داؤد۔ وسنن ابن ماجہ۔ معجم کبیر طبرانی)

حضرت سیدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہتا۔ ایک رات حضور علیہ السلام کے لئے وضو کا پانی اور چیزیں ضروریات کی لایا (رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا) ارشاد فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں میں نے عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی سنگت اور رفاقت عطا فرمائیں۔ فرمایا کچھ اور۔ میں نے عرض کیا مجھے یہی کافی ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو میری مدد کر اپنے نفس پر سجدوں کے زیادہ کرنے سے۔

## دنیاو آخرت کی تمام نعمتیں نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہیں جسے جو چاہیں عطا فرمائیں

حضور سید عالم نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بغیر کسی قید اور تخصیص کے ارشاد فرمانا۔ ''سل''۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضور علیہ السلام ہر قسم کی حاجت پوری فرما سکتے ہیں اور دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں اسی لئے تو بغیر کسی قید کے ارشاد ہوا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔ یعنی جو جی میں آئے مانگو کہ ہماری سرکار میں سب کچھ ہے اس کی وضاحت کے لئے ہم امام محمد بوصیری قدس سرہ کا ایک شعر نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

فان من جودک الدنیا و ضرتها. ومن علومک علم اللوح و القلم.

امام بوصیری قدس سرہ بارگاہ مصطفوی میں عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا و آخرت دونوں حضور کے بحر جود و کرم سے ایک حصہ ہیں اور لوح قلم کے تمام علوم جن میں ماکان و مایکون (جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے) ذرہ ذرہ تفصیل کے ساتھ درج کیا ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ ہے۔

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

## قیامت میں تمام اختیارات نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے گئے ہیں

حافظ ابو سعید عبد الملک بن عثمان کتاب شرف النبوۃ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا اور دو منبر نور کے لا کر عرش کے دائیں اور بائیں بچھائے جائیں گے ان پر جو شخص چڑھیں گے داہنے والا پکارے گا اے جماعات مخلوق جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغہ

بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ

ان اسلم مفاتیح الجنة الی محمد وان محمد امرنی ان اسلمها الی ابی بکر و عمر لید خلا محبیهما الجنة

جنت کی چابیاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سپرد کر دوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں۔

پھر بائیں والا پکارے گا اے جماعات مخلوق جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا کہ دوزخ کی کنجیاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سپرد کر دوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو (چابیاں) دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں۔ سنتے ہو گواہ ہو جاؤ۔

ہشت خلد آئیں وہاں کسب لطافت کو رضا
چار دن برسے جہاں ابر بہاران عرب

## جنت ودوزخ کے داخلہ کا اختیار خلفائے راشدین کو دیا جائے گا

ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں روایت کی۔

ینادی یوم القیمة این اصحاب محمد صلی الله تعالی علیه وسلم فیوتی بالخلفاء رضی الله عنهم فیقول الله لهم ادخلوا من شئتم الجنة ودعوا من شئتم
(نسیم الریاض شرح شفاء شریف)

قیامت کے دن آواز دی جائے گی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں پس خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین لائے جائیں گے اللہ تعالی ان سے فرمائے گا تم جسے چاہو جنت میں داخل کرو اور جسے چاہو چھوڑ دو۔

## تشریح وتحقیق

اس حدیث مبارک سے غیر مقلدین کے تمام اعتراضات اور شبہات جڑ سے ہی ختم ہو گئے۔ مثلاً یہ اعتراض کہ قیامت کے دن کوئی شفاعت کرنے والا اور کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ اسی طرح غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مالک ومختار نہیں ہے۔ ان سب اعتراضات کا جواب حدیث مذکورہ میں آچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ حق سمجھنے والی عقل عطاء فرمائے۔

ابو بکر و عمر عثمان و حیدر جس کے بلبل ہیں
ترا سروِ سہی اس گلبن خوبی کی ڈالی ہے

## حضور ﷺ نے چچازاد بہن کو احرام میں شرط لگانا جائز فرمادیا

طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چچازاد بہن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا حج کا ارادہ ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو اپنے آپ کو بیماری پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ بیماری کی وجہ سے ارکان ادا نہ کرسکوں پھر احرام سے کیسے باہر آؤں گی) فرمایا اهلی واشترطی ان محلی حیث حبستنی. احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگالے کہ الٰہی جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہو جاؤں گی۔ ضباعہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چچازاد بہن) نے یہ شرط زیادہ کی اور فرمایا۔ حبست او موضت فقد حللت من ذالک بشرطک علی ربک عزوجل. اب اگر تم حج سے روک گئیں یا بیمار پڑیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگائی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی۔

## تشریح وتحقیق

ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں یہ ایک اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں عطا فرمادی ورنہ نیت میں اس قسم کی شرط لگانی بالکل معتبر اور مقبول نہیں ہے۔

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

## ایک صاحب کو جوانی میں ایک بی بی کا دودھ پینے کی اجازت دیدی اور اس سے حرمت رضاعت ثابت فرمادی

صحیح مسلم وسنن نسائی وابن ماجہ ومسند امام احمد میں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ابو حذیفہ کی بی بی رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلام آزادہ کردہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے۔ ابو حذیفہ کو یہ ناگوار ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ارضعیه حتی یدخل علیک تم اسے دودھ پلادو کہ بے پردہ تمہارے پاس آنا جانا جائز ہوجائے۔ ام المومنین ام سلمہ وغیرہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے فرمایا۔ مانری هذه الا رخصة ارخصها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لسالم خاصة ۔ ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرمادی تھی۔

### تشریح وتحقیق

اس حدیث شریف سے حضور علیہ السلام کے مختار کل ہونا واضح طور پر بلاشبہ معلوم ہو گیا حالانکہ مسئلہ فقہ کا تو یہ ہے کہ جوانی میں دودھ پینے سے رشتہ دودھ کا ثابت نہیں ہوتا مگر نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت کردیا۔ سبحان اللہ حضور علیہ السلام کے اختیارات کا کیا کہنا۔

میں اک محتاج بے وقعت گدا تیرے سگِ در کا
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

## دو صاحبوں کو ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دیدی

حدیث صحاح ستہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبیر فی لبس الحریر لحکة کانت بهما

یعنی عبد الرحمٰن بن عوف اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما کے بدن میں خشک خارش تھی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دے دی۔

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے
نبی امت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

## حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو بحالت جنابت مسجد اقدس میں رہنا مباح فرمایا

ترمذی وابی یعلی وبیہقی میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا۔

یا علی لایحل لاحدان یجنب فی هذا المسجد غیری و غیرک۔

اے علی میرے اور تیرے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحال جنابت داخل ہو۔

مستدرک حاکم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایہ ہے۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین باتیں وہ دے دی گئیں کہ ان میں سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی (سرخ اونٹ عرب کا

پسندیدہ مال ہے) کسی نے کہا۔ یا امیر المومنین وہ کیا ہیں۔ فرمایا۔ ۱۔ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی و سکناہ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحل لہ ما یحل لہ ۲۔ ان کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انہیں مسجد میں حلال تھا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلال تھا یعنی بحالت جنابت رہنا۔ ۳۔ خیبر کے دن کا نشان۔

اصالتِ کل، امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

## حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اللہ تیرے دنیا کے کام بنادے تیری آخرت خود میرے ذمہ ہے

مالک و مختار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف فرماتے۔ دونوں صاحبزادے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھوکے روتے بلکتے تھے۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ کون ہے کہ کچھ ہماری خدمت میں حاضر کرے اس پر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کھجور اور مکھن کا حلوہ اور دو روٹیاں (ان کے درمیان روغن تھا) لے کر حاضر ہوئے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

کفاک اللہ امر دنیاک واما امر اخرتک فانا لھا ضامن۔

اللہ تعالیٰ تیرے دنیا کے کام درست کر دے اور تیری آخرت کے معاملہ کا تو میں ذمہ دار ہوں۔ (زیادات مسند۔ طبرانی۔ دیلمی)

سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئی نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

## براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہننی جائز فرما دی

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ باوجود اس کے کہ خود براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سونے کی انگوٹھی پہنتے۔ ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابوالسفر سے روایت کی۔ قال اتیت علی البراء خاتما من ذهب میں براء رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا وروی نحوه البغوی فی الجعديات عن شعبة عن ابی اسحاق امام احمد مسند میں فرماتے ہیں۔

حدثنا ابو عبدالرحمن ثنا ابو رجاء محمد بن ملك قال رايت على البراء خاتما من ذهب و كان الناس يقولون له لم تختم بالذهب و قدنهى عنه النبى صلى الله عليه واله وسلم فقال البراء رضى الله عنه بينانحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم و بين يدية غنيمة يقسمها سبى و خرثى فقال فقسمها حتى بقى هذا الخاتم فرفع طرفه فنظر الى اصحابه ثم خفض ثم رفع طرفه فنظر اليهم ثم خفض ثم رفع طرفه فنظر اليهم قال اى براء فجئته حتى قعدت بين يديه

یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا لوگ ان سے کہتے تھے آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام وسامان حاضر تھے، حضور تقسیم فرما رہے تھے۔ سب اونٹ بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہی حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر ملاحظہ فرمایا۔ پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر

فاخذ الخاتم فقبض علی کرسوعی ثم قال خذالبس ماکسک اللہ و رسولہ

اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا۔ اے براء۔ میں حاضر ہو کر حضور کے سامنے بیٹھ گیا۔ سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی لے کر میری کلائی میں تھمائی پھر فرمایا پہن لے جو کچھ تجھے اللہ اور رسول پہناتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار دوں جسے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لے پہن جو کچھ اللہ و رسول نے پہنایا جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

## مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نام اور کنیت جمع کرنے کی اجازت فرمائی

طبقات ابن سعد میں منذر ثوری سے روایت ہے کہ امیر المومنین علی وحضرت طلحہ رضی اللہ عنہما میں کچھ گفتگو ہوئی۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے اپنے بیٹے (محمد بن حنفیہ ابو القاسم) کا نام بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک رکھا اور کنیت بھی حضور کی کنیت حالانکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس علیہ الصلوۃ و السلام نے امیر المومنین سے ارشاد فرمایا تھا۔ سیولدلک بعدی غلام فقد نحلته اسمی و کنیتی ولا یحل لاحدمن امتی بعدہ عنقریب میرے بعد تمہارے ہاں

ایک لڑکا ہوگا میں نے اسے اپنے نام اور کنیت دونوں عطا فرما دیئے اور اس کے بعد میرے کسی اور امتی کو حلال نہیں۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ قلت یا رسول اللہ ان ولد بعدک اسمیہ باسمک اکنیہ بکنیتک فقال نعم فکانت رخصته من رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم. میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو میں حضور کا نام پاک اس کا نام رکھوں اور حضور کی کنیت اس کی کنیت۔ فرمایا ہاں یہ مولیٰ علی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصت تھی۔

احمد و ابو داؤد و الترمذی و صححَ و ابو یعلی والحاکم فی الکُنی والطحاوی والحاکم فی المستدرک والبیهقی فی السنن والضیاء فی المختارة عنه رضی اللہ تعالیٰ عنه.

## تشریح وتحقیق

شیخ عبدالحق محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعة اللمعات میں فرماتے ہیں۔ مخصوص بوے رضی اللہ عنه و غیر اور اجائز نبود. یعنی یہ رخصت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے۔ اگرچہ بعض کتابوں میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ کی کنیت کے ساتھ کنیت رکھنا یہ منسوخ ہے مگر تحقیق کے زیادہ قریب یہی بات ہے کہ یہ منسوخ نہیں ہے ورنہ (ولا یحل لاحدمن امتی بعدہ یعنی اس کے بعد میرے کسی اور امتی کے لئے حلال نہیں ہے) اس کا کوئی مطلب نہیں ہوسکتا۔ خوب واضح ہو گیا یہ رخصت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے خاص ہے۔

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

## عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بغیر حاضری جہاد کے مال غنیمت عطا فرمایا

حدیث صحیح بخاری و ترمذی و مسند احمد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے غزوہ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوجہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما بیمار تھیں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مدینہ طیبہ میں شہزادی کی تیمار داری کے لئے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا۔ ان اجرَ لک رجل ممن شهد بدراً و سهمه بیشک تمہارے لئے حاضران بدر کے برابر ثواب اور حاضرین کے مثل غنیمت کا حصہ ہے یہ خصوصیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اس کا حصہ نہیں ہوا کرتا۔

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پر کروڑوں درود

## تشریح و تحقیق

صحیح بخاری شریف کی اس حدیث مبارک سے خوب معلوم ہوگیا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیارات سے دینی دنیاوی معاملات میں (جس کو چاہیں جتنا چاہیں جب تک چاہیں) مختار کل ہیں۔

## سراقہ کو سونے کے کنگن حضور ﷺ کی اجازت سے پہنائے گئے

دلائل النبوۃ بیہقی میں بطریق الحسن مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کیف بک اذا سواری کسری وہ وقت تیرا کیسا وقت ہوگا جب تجھے کسریٰ بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے جب ایران زمانہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ میں فتح ہوا اور کسریٰ کے کنگن کمر بند تاج خدمت فاروقی میں حاضر کئے گئے امیر المومنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا۔ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا۔ الله اکبر الحمد الله الذی سلبهما کسری بن هرمز والبسهما سراقة الاعرابی اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسریٰ بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو

پہنائے ہیں۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

## معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اپنی رعیت سے تحائف لینا حلال فرمایا

کتاب الفتوح میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کے بھیجا ان سے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایہ طیب جائز کر دیئے اگر کوئی چیز تمہیں ہدیہ دی جائے قبول کر لو عبید بن صحر کہتے ہیں جب معاذ رضی اللہ عنہ واپس آئے تیس غلام ساتھ لائے کہ انہیں ہدیہ دیئے گئے حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ الیہ وآلہ وسلم فرمائے ہیں۔ هدايا العمال حرام كلها عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں مسند احمد بیہقی میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ هدايا العمال غلول عاملوں کے ہدیے خیانت ہیں۔

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخی کے وہ ہے ذرہ تیرا

## ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لئے عصر کے بعد دو رکعت نفل جائز فرما دیئے

حدیث مشہور میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ فيه عن عمرو عن ابى هريره و عن ابى سعيدن سعيد الخدرى كلهافى الصحيحين و عن معاوية فى الصحيح البخارى و عن عمرو بن عنبسة فى صحيح مسلم رضى الله تعالىٰ عنهم خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ رواہ ابو داؤد فی سننہ باوجود اس کے ام المومنین عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتیں۔ رواہ الشیخان عن کریب عن ابن عباس و عبد الرحمن بن ازھر والمسور بن مخرمۃ رضی اللہ عنھم انھم ارسلوہ الیٰ عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اقرء علیھا السلام منا جمیعا و سلھا عن الرکعتین بعد العصر و قل لھا بلغنا انک تصلینھما وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ نھی عنھما علماء فرماتے ہیں یہ ام المومنین کی خصوصیت تھی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے جائز کر دیا تھا۔ قالہ الامام الجلیل خاتم الحفاظ السیوطی فی انموذج اللبیب ثم الزرقانی فی شرح المواھب یعنی شیخین (امام بخاری۔ مسلم) نے ان راویوں (کریب نے ابن عباس وعبدالرحمٰن بن ازھر والمسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک آدمی بھیجا اور انہوں نے کہا کہ ہمارا سلام جا کر عرض کرنا اور ان سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے پڑھنے کا سوال کرنا اور ان سے یہ عرض کرنا کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتی ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد نوافل پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

اسی سرکار سے دنیا و دین ملتے ہیں سائل کو

یہی دربار عالی کنز آمال و امانی ہے

## تشریح و تحقیق

فقہ کا مسئلہ تو یہی ہے کہ عصر کے بعد نوافل پڑھنا منع ہیں یہ حکم عام ہے مکی ہو یا مدنی عربی ہو عجمی مگر یہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیت تھی کہ حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے جائز کر دیا تھا۔

## ایک صاحب کو مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع میں نقصان کی صورت میں چیز واپس کرنے کا اختیار فرما دیا

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (حیان بن منقذ بن عمر انصاری یا ان کے والد منقذ رضی اللہ عنہما) نے مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا۔ من بایعت فقل لاخلابة زادالحمیدی فی مسنده ثم انت بالخیار ثلثا. یعنی جس سے خریداری کرو یہ کہہ دیا کرو کہ دھوکہ اور فریب نہیں ہے پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے یعنی اگر مناسب پاؤ تو بیع واپس کر دو۔

### تشریح و تحقیق

امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ و امام شافعی اور روایت اصح میں امام مالک وغیرہم ائمہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک غبن (بیع میں نقصان) بیع توڑنے کا سبب نہیں بن سکتا خواہ کتنا ہی نقصان کھائے بیع کو رد نہیں کر سکتا حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حکم سے خاص کر کے ان کو نوازا تھا دوسروں کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا

## احکام شریعت رسول اللہ ﷺ کو سپرد ہیں جو چاہیں اپنی طرف سے حکم فرما دیں وہی شریعت ہے

ائمہ محققین تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں جو چاہیں ناجائز فرما دیں جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں امام عارف باللہ سید عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان شریعۃ الکبریٰ باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

کان الامام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ من اکثر الائمۃ ادباً مع اللہ تعالیٰ و لذلک یجعل النیۃ فرضا وسمی الوتر واجبا لکونہا ثبتا بالسنۃ لا بالکتاب فقصد بذلک تمیز مافرضہ اللہ تعالیٰ و تمیز ما اوجبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فان ما فرضہ اللہ تعالیٰ اشد مما فرضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذات نفسہ حین خیرہ اللہ تعالیٰ ان یوجب ماشاء او لا یوجب یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے اسی واسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے تو امام اعظم نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرض میں فرق وتمیز کر دیں اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ موکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا جب کہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں نہ کریں اسی طرح اسی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے۔

کان الحق تعالیٰ جعل لہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یشرع من قبل نفسہ ماشاء کمافی حدیث تحریم شجر مکۃ الحدیث۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ منصب اور مرتبہ عطا فرمایا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرما دیں جس طرح حرم مکہ کی جڑی بوٹیوں کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے روکا حضور علیہ السلام کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اذخر (ایک گھاس کا نام) کو اس حکم سے نکال دیں۔ فرمایا اچھا نکال دو اور اس کا کاٹنا جائز کر دیا اگر اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور علیہ السلام ہرگز یہ جر[illegible]ت نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ نکال دیں۔

## بخاری شریف و مسلم شریف میں ہے

فقال العباس رضی الله تعالی عنه الا الا ذخر لصاغتنا و قبورنا فقال الا الاذخر یعنی سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ اذخر (ایک گھاس کا نام) کے کاٹنے کی اجازت فرمادیں کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے کاٹنے کی اجازت ہے۔

### تشریح و تحقیق

حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کو حلال یا حرام فرمانے کا اختیار اللہ قدوس نے عطا فرمادیا ہے جسے حرام فرمادیں وہ چیز حرام ہو جائے گی اور جسے حلال فرمادیں وہ حلال ہو جائے گی۔

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں درود

## حضور مختار عالم ﷺ کا فرمان اگر مجھے امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو عشاء کی نماز کو دیر سے پڑھنے کا حکم فرمادیتا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معجم کبیر طبرانی میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لولا ضعف الضعیف و سقم المستقیم لاخرت صلاۃ العتمۃ اگر کمزور کی کمزوری اور مریض کے مرض کا پاس نہ ہوتا تو میں نماز عشاء کو پیچھے ہٹا دیتا۔

### تشریح و تحقیق

حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے احکام شریعت کے اختیارات عطا فرمادیئے ہیں جس نماز کا جو وقت مقرر فرمادیں وہی امت کے لئے فرض ہو جائے گا۔

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

## ابو بردہ کے لئے ششماہی بکری کی قربانی جائز فرما دی

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے ان کے ماموں ابو بردہ بن نیاز رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہوا یہ کافی نہیں تو عرض کی یارسول اللہ وہ تو میں کر چکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ فرمایا اجعله مکانه ولن یجزی عن احد بعدک اس کی جگہ اسے کر دو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے۔ خصوصیة له لا تکون لغیره اذکان له صلی الله علیه وسلم ان یخص من شاء بمن شاء من الاحکام یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہ بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں۔

خلق تمہاری جمیل خُلق تمہارا جلیل<br>
خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود

## نبی مختار ﷺ کی حکومت سورج، چاند اور تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہی پر جاری ہے

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی گئی ہے کہ ان النبی صلی الله علیه وسلم امر الشمس فتاخرت ساعة من النهار سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورج کو حکم دیا کہ کچھ دیر چلنے سے رک جا فوراً رک گیا۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں سورج کے رکنے کا واقعہ ہے یہ اس واقعہ سے (کہ ڈوبا ہوا سورج واپس آیا تھا) علیحدہ اور جدا ہے۔

عرش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ ﷺ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ ﷺ کی

## حضور نبی مختار ﷺ کا گہوارے میں چاند سے باتیں کرنا اور چاند کا آپ کی انگلی مبارک کے اشارے سے حرکت کرنا

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے عرض کی مجھے اسلام لانے پر ابھارنا اور شوق دلانا حضور کے ایک معجزہ کا دیکھنا ہوا۔ رایتک فی المھد تناجی القمر والیہ باصبعک فحیث اشرت الیہ مال. میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے جس طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انی کنت احدثہ و یحدثنی ویلھینی عن البکاء واسمع و جبتہ حین یسجد تحت العرش. ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھ کو رونے سے بہلاتا میں اس کے گرنے کا دھما کہ سنتا تھا جب عرش کے نیچے سجدے میں گرتا۔ (البیھقی . الخطیب )

سر عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شَیٔ نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

## ام عطیہ کو ایک جگہ نوحہ کرنے کی رخصت بخش دی

صحیح مسلم میں ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب عورتوں کی بیعت کی آیت اتری اور اس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی۔ لایعصینک فی معروف اور مردے پر بیان کر کے رونا چیخنا بھی گناہ تھا۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ الا ال فلان فانھم قالو اسعد ونی فی الجاھلیة فلا بدلی من ان اسعد ھم. یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں گھر والوں کا استثناء فرمادیجئے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر میرے ایک میت پر نوحہ کیا تھا۔ تو مجھے ان کی میت پر نوحے میں ان کا ساتھ دینا ضرور ہے۔

ففال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ال فلان. سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا وہ مستثنیٰ کر دیئے اور سنن نسائی میں ہے۔ ارشاد فرمایا۔ اذهبي فاسعديها. جا ان کا ساتھ دے۔ یہ گئیں اور وہاں نوحہ کرکے پھر واپس آ کر بیعت کی۔ ترمذی کی روایت میں ہے۔ فاذن لها. سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ مسند احمد میں ہے۔ فرمایا اذهبي مكافيهم. جاؤ ان کا بدلہ اتار آؤ۔ امام نووی اس حدیث شریف کے نیچے فرماتے ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص رخصت ام عطیہ کو دے دی تھی۔ خاص آل فلاں کے بارے میں وللشارع يخص من العموم ماشاء. نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار ہے کہ عام حکموں سے جو چاہیں خاص فرما دیں۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچہ بسا دیئے ہیں

## نبی مختار ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے اللہ عزوجل کے قیدی کی سزا بدل دی

صحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند امام احمد میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انہوں نے حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا حضور کے لئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا۔ فرمایا وجدته في غمرات من النار فاخرجته الى ضحضاح. یعنی میں نے ابوطالب کو سرتا پاؤں تک آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو اسے میں نے کھینچ کر پاؤں تک کی آگ میں کر دیا۔

### تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف نے اختیار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضح کر دیا کوئی شبہ چھوڑا ہی نہیں ہے۔

جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

## اندھیری قبریں نبی مختار ﷺ نے روشن فرمادیں

صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان هذاه القبور مملوة علی اهلها من ظلمة و انی انورها بصلاتی علیهم

بیشک یہ قبریں اپنے رہنے والوں پر اندھیرے سے بھری ہیں اور بیشک میں اپنی نماز سے انہیں روشن کر دیتا ہوں۔

## تشریح و تحقیق

لحد میں عشق رخ شاہ کا داغ لے کر چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

## خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو مردوں کے برابر فرمادیا

مصنف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابی یعلی و صحیح ابن خزیمہ و معجم کبیر طبرانی میں حضرت خزیمہ اور حدیث۔ حارث بن اسامہ بن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا وہ بیچ کر مکر گئے اور گواہ مانگا۔ جو مسلمان آتا اعرابی سے جھگڑتا کہ خرابی ہو تیرے لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں خزیمہ رضی اللہ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے۔ گفتگو سن کر بولے انا اشهد انک قد بایعته میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ بیچا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم موجود تو تھے ہی نہیں۔ تم نے گواہی کیسی دی۔ عرض کی۔ بتصدیقک یا رسول الله (و فی الثانی) صدقتک بما جئت به و علمت

انک نقول الا حقا (و فی الثالث) انا اصدقک علی خبر السماء والارض الا اصدقک علی الاعرابی. یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں۔ میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے۔ آسمان وزمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق کرتا ہوں۔ کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں۔ اس کے انعام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مرد کی شہادت کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا۔ شهدله خزیمة او شهد علیه فحسبه خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور نے قرآن عظیم کے حکم عام واشهد واذوی عدل منکم (یعنی گواہی دیں تم میں سے دو عادل آدمی) سے خزیمہ رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔

ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج
جس کی خاطر مر گئے منعم اگڑ کر ایڑیاں

## تشریح وتحقیق

حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی مرد کی گواہی کو دو کے برابر قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ کا قانون دوسروں کے لئے تو وہی (یعنی دو مردوں کی گواہی) رہے گا مگر مختار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نظر رحمت سے اور ابر رحمت سے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کو شرف بخشا اور فرمایا تیری ایک ہی گواہی دو کے برابر ہے۔

## ایک صحابی کے لئے روزہ کا کفارہ خود ہی کھالینا جائز قرار دیدیا

صحاح ستہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہلاک ہوگیا۔ فرمایا کیا ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت اور

جماع کرلیا۔ فرمایا غلام آزاد کرسکتا ہے۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا لگاتار دو مہینوں کے روزے رکھ سکتا ہے۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ اتنے میں خرمے (کھجوریں) خدمت اقدس میں لائے گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہیں خیرات کردے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر۔ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔ فضحک علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجده و قال اذهب فاطعمه اهلک. رحمت عالم یہ سن کر مسکرائے۔ یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

## تشریح و تحقیق

مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جود و عطا کا کیا کہنا مسلمانو گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا۔ سوا دو من خرمے (کھجور) سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہوگیا۔ واللہ یہ رحمت عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے ہاں ہاں یہ بارگاہ بیکس پناہ اولئک الذین یبدل اللہ سیاتھم حسنت کی خلاف کبریٰ ہے ان کی ایک نگاہ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے گناہگاروں، خطاکاروں اور تباہ کاروں کو ان کا دروازہ بتایا کہ ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤک الایة گنہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تو شفاعت فرمائے تو خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ والحمد اللہ رب العالمین.

## نتیجۂ حدیث

حدیث مذکورہ کے جملوں کو جمع کرنے اور مقدمات کے پھولوں کو جمع کرکے نظر و فکر کے گلدستے بنانے کے بعد نتیجہ یہ معلوم ہوا کہ حبیب مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں مجرم آنے والا دینی و دنیاوی نعمتوں سے فیض یاب ہوکر جاتا ہے۔

## حضور ﷺ دنیا اور آخرت میں تمام مسلمانوں کے مددگار ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مامن مومن الا و انا اولی به فی الدنیا والاخرة اقرؤا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسهم فایما مومن مات و ترک مالا فلیرثه عصبة من کانوا و من ترک دیناً او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاه. کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ میں دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اس کا والی نہ ہوں تمہارے جی میں آئے تو آیۂ کریمہ پڑھو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زیادہ والی ہے۔ مسلمانوں کا ان کی جانوں سے۔ تو جو مسلمان مرے اور ترکہ چھوڑے اس کے وارث اس کے عصبہ ہوں اور جو اپنے اوپر کوئی دین بے کس بغیر مال بچے چھوڑے وہ میری پناہ میں آئے کہ اس کا مولیٰ میں ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک و علی آلک و بارک وسلم. (البخاری والمسلم والترمذی)۔

## تشریح وتحقیق

تحقیق کے قریب تر بات یہی ہے کہ کونین میں تمام مسلمانوں کے حامی و ناصر مالک و مختار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جس کو بھی جو نعمت بھی ملی جب تک بھی ملی جہاں بھی ملی جس سے ملی جتنی بھی ملی محبوب مالک ومختار صلی اللہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں سے ملی ہے۔

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں

مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

## مہر کی جگہ سورہ قرآن سکھانے کی رعایت

ابن السکن میں ابونعمان ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو پیغام نکاح دیا۔ مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہر دو۔ عرض کی میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ فرمایا اما تحسن سورة من القرآن فاصدقها السورة و لا

یکون لاحد بعدک مهرا کیا تجھے قرآن عظیم کی کوئی سورت نہیں آتی وہ سورت سکھانا ہی اس کا مہر کر اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں۔

## تشریح وتحقیق

دیکھئے قانون مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یہ ہے کہ مہر دس درہم سے کم نہیں ہوا کرتا مگر حبیب مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو فرمایا کہ مہر کے لئے تجھے سورہ قرآن کا سکھانا ہی کافی ہے۔

آپ سلطان جہاں ہم بے نوا
یاد ہم کو وقت نعمت کیجئے

## نبی اکرم ﷺ کے ہاں کہنے سے حج ہر سال فرض ہو جاتا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی صحابی کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ ولو قلت نعم لوجبت حج ہر سال فرض نہیں ہے اور میں ہاں کہہ دوں تو فرض ہو جائے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا تجھے حمد ہے خدایا

## نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کا چشمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ ڈالا

جب مہاجرین مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں آئے یہاں کا پانی پسند نہ آیا شور (کڑوا) تھا بنی غفار سے ایک شخص کی ملک میں ایک میٹھا چشمہ تھا بیر رومہ تھا وہ اس کی ایک مشک نیم صاع کو بیچتے۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ بعنیھا بعین فی الجنۃ یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمہ بہشت کے عوض بیچ ڈال۔ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم میری اور میرے بچوں کی معاش اسی میں ہے۔ مجھ میں طاقت نہیں یہ خبر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔ آپ نے وہ چشمہ مالک سے 35 ہزار روپے میں خرید لیا پھر خدمت اقدس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتجعل لی مثل الذی جعلت لہ عینا فی الجنتہ ان اشتریتھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کو چشمہ بہشتی عطا فرماتے تھے کہ میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو حضور مجھے عطا فرمائیں گے۔ قال نعم فرمایا ہاں۔ عرض کی میں نے بیر رومہ خرید لیا اور مسلمانوں پر وقف کر دیا۔ (الطبرانی فی الکبیر و ابن عساکر عن کثیر رضی اللہ عنہ)۔

## تشریح و تحقیق

جنت کے مالک و مختار نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس لئے کہ چیز کو وہی فروخت کرسکتا ہے جو مالک ہو اور حضور علیہ السلام نے جنت کا چشمہ بیچ ڈالا ہے بغیر ملک اور اختیار کے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے معلوم ہوا جنت کی سلطنت سلطان انبیاء کو عطا کی گئی ہے۔

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ ﷺ کے جنت رسول اللہ ﷺ کی

## نبی اکرم ﷺ نے جنت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ ڈالی

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اشتری عثمان بن عفان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجنۃ مرتین یوم رومۃ و یوم جیش العسرۃ

عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دوبارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت خرید لی بیر رومہ کے دن اور لشکر کی تنگ دستی کے روز (الحاکم وابنا عدی و عساکر عنہ رضی اللہ تعالی عنہ)

## تشریح تحقیق

غیر مقلدین اگر نظر انصاف سے دیکھیں تو مسئلہ واضح ہو جائے گا کہ جنت وہی فروخت کرسکتا ہے جو اس کا مالک ہو۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک بھی ہیں مختار بھی ہیں اور قاسم اور سلطان بھی ہیں۔

کچھ خبر بھی ہے فقیر و آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمت خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

## نبی اکرم ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو جنت دینا اپنے ذمے لیا

کہ حضور مالک جنت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

لک الجنة علی یا طلحة غدا

کل تمہارے لئے جنت میرے ذمہ پر ہے۔ (ابو نعیم فی فضائل الصحابة عن امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

## تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف سے دو مسئلہ ثابت ہوئے۔

۱۔ دنیا و آخرت کے تمام اختیارات حضور علیہ السلام کے سپرد کر دیئے گئے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں۔

۲۔ مختار کل ہونے کے ساتھ حضور علیہ السلام کو ہر امتی کے خاتمہ کا بھی علم ہے اور جنتی دوزخی ہونے کا بھی علم ہے۔ ورنہ یہ فرمانا کہ جنت کا ذمہ دار میں ہوں یہ صحیح نہیں ہوگا۔

وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزم فکاں
یہ ہرتن و جاں یہ باغ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

# نبی اکرم ﷺ نے ہر نیک بندے کیلئے جنت کی ضمانت فرمائی

صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

من یضمن لی مابین لحییه و ما بین رجلیه ضمن له الجنة

جو میرے لئے اپنی زبان و شرمگاہ کا ضامن ہو جائے (کہ ان سے میری نافرمانی نہ کرے) میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

## تشریح و تحقیق

مالک ومختار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی تو خاص خاص آدمیوں کے ہاتھ جنت فروخت کر دیتے ہیں اور کبھی تمام کے لئے عام فرما دیتے ہیں۔ سلطان وقت کی عطائیں مختلف وقتوں میں مختلف انداز میں ہوا کرتی ہیں۔

جناں میں چمن، چمن میں سمن، سمن میں پھبن، پھبن میں دلہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و امان تمہارے لئے

# ہفتہ کو علی الصبح کسی حاجت کی تلاش میں جائے، نبی اکرم ﷺ اس کی حاجت روائی کے ذمہ دار ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

من بکر یوم السبت فی طلب حاجة فانا ضامن بقضائها.

جو ہفتہ کے دن صبح تڑکے سے کسی حاجت کی تلاش کو جائے میں اس کی حاجت روائی کا ذمہ دار ہوں۔

(ابو نعیم عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما)

## تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف کے جملوں میں غور کرنے کے بعد معلوم ہوا۔ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجت روا مشکل کشا ہیں جو آدمی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ ہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی نبی ولی کوئی حاجت اور مشکل حل نہیں کرسکتا۔ ایسے عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو اس حدیث شریف سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ ہمارا رحیم و کریم نبی تو فرمائے کہ میں تمہاری ہر مشکل حل کرتا ہوں اور امتی کہے کہ ہمارا نبی کسی چیز کا بھی مالک و مختار نہیں۔ وہ اس حدیث شریف کا اعلانیہ انکار کرتے ہیں۔ اللہ قدوس ایسے برے کام سے محفوظ فرمائے۔

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

## زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں حضور ﷺ کے ہاتھوں میں

بخاری شریف و مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

بینا انا نائم اذ جیئی بمفاتیح خزائن الارض فوضعت یدی

یعنی میں سو رہا تھا کہ تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

### تحقیق و تشریح:

اس حدیث شریف سے بڑھ کر احمد مختار کے مختار کل ہونے کا ثبوت اور کیا ہوسکتا ہے۔ اگر اب کوئی نہ مانے تو اس کی عقل کا قصور ہے جیسے سورج طلوع ہو تو کوئی نہ مانے تو اس کی آنکھوں کا قصور ہے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

# بحث سوم

## نبی مختار ﷺ کو مالک و مختار کہنا شرک نہیں ہے

خلاصہ بحث یہ ہے کہ حضور احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے اختیارات اور تصرف سے مالک و مختار کہنا شرک نہیں جو آپ کو مالک و مختار نہیں مانتا وہ قرآن پاک اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے اور جو قرآن وحدیث کا منکر ہے وہ ایمان سے خالی ہے۔

## منکرین کی دلیل

جو نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختار کل ہونے کے منکر ہیں وہ اپنے دعویٰ پر انتہائی کمزور اور نا قابل بیان دلیل یہ دیتے ہیں کہ جب اللہ بھی مختار کل اور حضور علیہ السلام بھی مختار کل ہوئے تو پھر یہ شرک ہوگا کیونکہ جب کائنات میں صرف ایک ہی اللہ قدوس مختار کل ہے تو اللہ کے سوا کوئی مختار کل نہیں ہو سکتا۔

منکرین کی دلیل کے جواب سے پہلے ناظرین کی خدمت میں شرک کا معنی اور اقسام بیان کر دیتے ہیں تا کہ جواب کھل کر سامنے آجائے۔

## شرک کا لغوی معنی

فی اللغة اختلاط النصیبین فصا عدا بحیث لا یتمیز نصیب کل عن نصیب الاخر و قال العلامة التفتازانی رحمه الله تعالیٰ فی شرح العقائد الشرکة ان یجتمع اثنان علی شئی و ینفرد کل منهما بما هو له دون الأخر کشر کالقریة و المحلة و کما اذا جعل العبد خالقاً لا فعاله والصانع خالقا

لسائر الاعراض والاجسام بخلاف ماذا اضيف امرالی شیئین بجهتین مختلفتین کالارض تکون ملکا لله تعالیٰ بجهة التخلیق و للعباد بجهته ثبوت التصرف. و کفعل العبد ینسب الی الله تعالیٰ بجهة الخلق و الی العبد بجهة الکسب انتهی. (جامع العلوم)

لغت میں شرک کا معنی یہ ہے کہ دو حصوں یا زیادہ حصوں کا اس طرح مل جانا کہ ہر ایک حصہ دوسرے سے ممتاز اور علیحدہ علیحدہ نہ ہو نیز علامہ تفتازانی شرح عقائد میں یوں فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کا ایک چیز پر جمع ہو جانا اور ہر آدمی کا اپنی چیز میں مستقل مالک ہونا اور دوسرے آدمی کا اس میں کوئی دخل نہ ہونا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ دیہات یا محلہ کے جو رہنے والے لوگ ہوتے ہیں وہ محلہ میں اور دیہات میں شریک ہوتے اور اپنی اپنی چیزوں کے مستقل طور پر مالک ہوتے ہیں اسی طرح ایک اور مثال سے وضاحت کی جاتی ہے کہ جس وقت یہ مانا جائے کہ بندہ اپنے افعال اور کاموں کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے تو اسے شرک کہتے ہیں اور یہ صورت شرک نہیں ہے کہ ایک امر (مثلاً زمین) کی نسبت دو چیزوں کی طرف کی جائے مگر مختلف اعتبار اور حیثیت سے جیسے زمین اللہ کی ملک ہے اس اعتبار سے کہ اس کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے اور بندوں کی ملک اس اعتبار سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو زمین میں تصرف اور استعمال میں لانے کا اختیار عطا فرمایا ہے اسی طرح بندوں کے کام اور افعال اللہ کی طرف منسوب ہیں اس اعتبار سے کہ وہ بندوں کے افعال کا خالق ہے اور بندوں کے تمام کام بندوں کی طرف منسوب ہیں کہ بندے اپنے افعال اور کاموں کے کاسب (کرنے والے) ہیں۔

## شرک کا شرعی معنی

و فی الشرع اختصاص اثنین او اکثر بمحل واحد. (جامع العلوم)

شریعت میں شرک کا معنی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا ایک محل اور ایک مکان کے ساتھ خاص ہونا ہے یعنی دو آدمی ایک چیز کے مالک ہیں کہ وہ چیز ان کو وراثت میں ملی ہے یا دونوں نے

مل کر خریدی ہے۔ ناظرین کے سامنے شرک کا شرعی معنی بھی خوب واضح ہو گیا کہ دو آدمیوں کی ملکیت ایک چیز میں مستقل طور پر ہو۔

## اقسام شرک

۱۔ اللہ کی ذات میں شرک۔ ۲۔ اللہ کی صفات میں شرک۔

## اللہ کی ذات میں شرک

اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کا معنی یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ازلی ابدی (یعنی جس کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا ہو) ہے۔ اسی طرح اللہ کے علاوہ کسی اور کو ازلی ابدی ماننا یہ ذات میں شرک ہے۔

## اللہ کی صفات میں شرک

اللہ کی صفات میں شرک کا معنی یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی صفتیں ازلی ابدی ہیں اسی طرح اللہ کے علاوہ کسی اور کی صفات کو ازلی ابدی ماننا یہ شرک صفات میں ہے۔ اب ہم شرک کے معنی اور اقسام کے بعد منکرین کی دلیل کا جواب دیتے ہیں۔

## منکرین کی دلیل کا جواب

جواب سے پہلے قارئین کی خدمت میں چند بحثیں بطور تمہید پیش کی جاتی ہیں تا کہ جواب کا سمجھنا آسان ہو جائے۔

## پہلی بحث

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہم کسی کو ازلی اور ابدی نہیں مانتے لہٰذا ذات میں شرک کی نفی ہو گی بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ تمام چیزیں اپنے وجود میں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں۔

## دوسری بحث

اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہم کسی کی صفات کو قدیمی اور ازلی ابدی نہیں مانتے لہٰذا صفات میں شرک کی نفی ہوگی بلکہ عقیدہ اہل سنت وجماعت یہ ہے کہ انسان اپنی صفات میں اللہ قدوس کے محتاج ہیں۔

## تیسری بحث

نسبت کی دو اقسام ہیں۔ ا۔ نسبت حقیقی (جیسے علم اور رحم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا) میں کام کرنے والا کسی کا محتاج نہیں ہوتا جیسے علم اور رحمت میں اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ ۲۔ نسبت مجازی (جیسے علم اور رحم کی نسبت اللہ کے سوا کسی اور کی طرف کرنا) میں کام کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محتاج ہوا کرتا ہے۔ ان نسبتوں کے بیان کے بعد مسئلہ خوب واضح ہوگیا کہ علم، رزق، کرم، رحم، شفاء، مشکل کشائی وغیرہ کی نسبت اللہ قدوس کی طرف کرنا۔ یہ حقیقی اور ذاتی طور پر ہوتا ہے اور علم، رزق، کرم وغیرہ کی نسبت کسی نبی اور ولی کی طرف کرنا یہ مجازی اور عطائی نسبت ہے یعنی کسی نبی اور ولی کو علیم اور رازق کہنا یہ مجازی اور عطائی طور پر ہوتا ہے۔ المختصر اللہ تعالیٰ علیم اور رحیم ہے ذاتی اور حقیقی طور پر اور انسان بھی علیم اور رحیم ہے مگر عطائی طور پر۔

## چوتھی بحث

ذاتی اور عطائی میں فرق: اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے اللہ قدوس کی تمام صفات ذاتی ہیں اور مخلوق کی تمام صفات عطائی ہیں اور مخلوق کی کوئی صفت ذاتی نہیں۔ خلاصہ بحث یہ ہوا کہ اگر حضور علیہ السلام کو مالک کل و مختار کل مانا جائے تو شرک کیسے لازم آئے گا کیونکہ حضور علیہ السلام کے اختیارات عطائی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی ہیں۔

## خلاصہ جواب

مذکورہ بحثوں پر غور کیا جائے تو منکرین کی دلیل کا جواب آسان ہو جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو مختار کل اور مالک کل ماننے سے شرک لازم نہیں آئے گا کیونکہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اختیارات عطائی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ مختار کل ذاتی طور پر ہے اور نبی مختار، مختار کل ہیں عطائی طور پر تو اسے شرک کہنا کم علمی کی روشن دلیل ہے۔

## وہابیوں کی بددیانتی

یہ فرقہ عام مسلمانوں کو یہ کہتا ہے کہ جب اللہ مختار و مالک ہے تو اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مختار و مالک بن جائیں تو پھر دنیا میں دو مختار بن جائیں گے یہی شرک ہے۔ حالانکہ یہ شرک کی تعریف کہ ایک ذاتی طور پر مختار کل ہے اور ایک عطائی طور پر اور دونوں کو آپس میں ایک دوسرے کا شریک ٹھہرانا کسی کتاب میں بھی موجود نہیں۔ بلکہ شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مختار ہے ذاتی طور پر تو اسی طرح نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مختار ہوں ذاتی طور پر۔

## دعوت فکر

ایسی شرک کی تعریف کسی کتاب میں بھی موجود نہیں تم شرک کے غلط معنی کرنے سے باز آجاؤ ورنہ کسی کتاب سے دلیل پیش کرو قیامت تک دلیل نہیں لاؤ گے۔ اگرچہ عرب وعجم کے مددگاروں کو جمع کرلو۔

## لفظ مالک ومختار کی تحقیق

تحقیق سے پہلے دو تمہیدی مقدمے سمجھئے۔

## مقدمہ اولیٰ

الفاظ کا استعمال دو طرح سے ہوا کرتا ہے۔ ۱۔ حقیقی ۲۔ مجازی حقیقی استعمال کی وضاحت۔ حاشیہ قاضی میں اس طرح ہے فالحقیقة الکلمة المستعملة فیما

وضعت یعنی ایسا کلمہ جس کا استعمال ایسے معنی میں کیا گیا جس میں کلمہ کی وضع کی گئی ہے۔ جیسے شیر (اسد) کا استعمال حقیقی شیر (درندہ) میں کیا جائے تو اسے حقیقت کہتے ہیں۔ مجازی استعمال کی وضاحت حاشیہ قاضی میں اس طرح ہے **المجاز الکلمة المستعملة فی غیر ما وضعت**۔ یعنی ایسا کلمہ جس کا استعمال ایسے معنی میں کیا گیا جس میں کلمہ کی وضع نہیں کی گئی جیسے اسد (شیر) کا استعمال بہادر آدمی میں کیا جائے تو اسے مجاز کہتے ہیں۔

## مقدمہ ثانیہ

اسناد دو طرح پر مستعمل ہے۔ ۱۔ حقیقی۔ ۲۔ مجازی۔ حقیقی یہ ہے کہ جس وقت فعل کو اپنے فاعل حقیقی اور جس سے وہ فعل صادر ہوا سی کی طرف ہی منسوب کیا جائے اس کو حقیقت عقلی کہتے ہیں جیسے ابت اللہ البقل یعنی سبزی کو اللہ نے اُگایا تو اس میں فعل (اگانے) کی نسبت فاعل حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے اس کو حقیقت عقلی کہتے ہیں اور اسناد مجازی یہ ہے کہ کسی قرینہ کی وجہ سے فعل یا معنی فعل کی نسبت اس کے ایسے متعلق کی طرف کرنا جو اس متعلق کا غیر ہو جس کی طرف وہ فعل یا معنی فعل حقیقۃً مسند ہوتا ہے یعنی مبنی للفاعل میں غیر فاعل کی طرف اور مبنی للمفعول میں غیر مفعول کی طرف جیسے کہ مطول کی اس عبارت سے عیاں اور بیان ہے۔ یعنی **غیر الفاعل فیما بنی للفاعل و غیر المفعول به فیما بنی للمفعول**۔ اس عبارت کا بھی مفہوم وہی ہے جو ہم نے پہلے بیان کر دیا جیسے نہارہ صائم نھرٌ جارٍ پہلی مثال میں صوم یعنی روزہ کو نہار (دن) کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ وہ روزہ رکھنے والے آدمی کی وصف ہے۔ دوسری مثال میں جریان (جاری ہونے) کی نسبت نہر کی طرف کی گئی ہے حالانکہ یہ جاری ہونا پانی کی وصف ہے۔ اس اسناد کو مجاز عقلی کہتے ہیں ان دو تمہیدی مقدموں کے بعد لفظ مالک ومختار کی ہم تحقیق کرتے ہیں کہ لفظ مالک ومختار کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے ایک حقیقی معنی میں اور دوسرا مجازی معنی میں مالک ومختار کا حقیقی معنی یہ ہے کہ اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ کو مالک کہنا حقیقی طور پر ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو مالک کہنا مجازی ہے۔ الغرض عوام وخواص میں دو جملے استعمال ہوا کرتے ہیں

ایک تو یہ کہ اس زمین و آسمان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے دوسرا یہ کہ اس زمین و آسمان کا مالک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ تعالیٰ کو مالک کہنا حقیقی معنی ہے اور یہ حقیقت ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک کہنا یہ مجازی معنی ہے اور یہ مجاز ہے۔ اس طرح اللہ قدوس کا مالک ہونا ذاتی طور پر ہے اور نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک ہونا عطائی طور پر ہے لہذا حضور علیہ السلام کو مالک مختار کہنا شرک نہیں ہے کیونکہ ملکیت حقیقی اور مجاز میں اور ملکیت ذاتی اور عطائی میں فرق ہے۔ اس طرح ان جملوں میں بھی فرق ہے اس گھر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس گھر کا مالک انسان ہے۔ پہلے جملہ میں گھر کا مالک ہونا حقیقی اور ذاتی طور پر ہے اور دوسرے جملہ میں گھر کا مالک ہونا مجازی اور عطائی طور پر ہے تو یہ شرک نہیں ہے شرک اس وقت ہوگا جب ملکیت دونوں کی ذاتی طور پر ہو اور اگر ایک کی عطائی اور دوسرے کی ذاتی ہو تو پھر شرک متصور نہیں ہو سکتا۔ خلاصہ جواب یہ ہوا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کل اور مالک کل کہنے والے کو شرک کہنا بعید از انصاف ہے اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔

**واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع و المآب۔**

## وہابیہ اور دیابنہ کی عبارات کفریہ

ہم قارئین کی خدمت میں کچھ عبارات کفریہ امام اہلسنت مجدد دین وملت شاہ احمد رضا خان قادری کی مشہور کتاب الکوکب الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ سے نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)۔ تقویۃ الایمان ص ۲۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار ہو۔ جب چاہے کر لیجئے۔ اللہ صاحب کی ہی شان ہے۔ (۲)۔ ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ ص ۳۵۔ تنزیہ او تعالیٰ الخ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان وجہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و ضلالت ہے اس میں اس نے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و گمراہ بتایا۔ (۳)۔ رسالہ یکروزی مطبع فاروقی ص ۱۴۴ بعد اخبار ممکن ست الخ۔ یعنی اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام صفات کمالیہ میں حضور علیہ السلام کا شریک وہمسر محال ہے اور بعض علماء اس پر دلیل لائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ اسلام کو خاتم النبیین فرمایا ہے اگر حضور علیہ اسلام کا مثل یعنی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الٰہی لازم آئے گا۔ اس کے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو دلوں سے بھلا کر ایسا کرے (یعنی اور نبی کو لے آئے) تو کس آیت

اور نص کی تکذیب ہو گی۔ یہاں صاف اقرار کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان واقع میں جھوٹا ہو جائے تو حرج نہیں۔ حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں۔ اگر انہیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئے گی۔ کہ اب کسی کو وہ نص یاد ہی نہیں جو جھوٹ ہو جانا بتائے۔ (۴)۔ یکروزی ص ۱۴۵ لا نسلم کہ کذب مذکور الخ۔ یعنی جو کچھ آدمی اپنے لئے کر سکتا ہے وہ تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کے لئے بھی جائز ہے۔ جن میں کھانا' پینا' سونا' پاخانہ پھرنا' پیشاب کرنا وغیرہ سب کچھ داخل ہیں۔ اس قول خبیث کے کفریات حد اور شمار سے باہر ہیں۔ (۵)۔ یکروزی ص ۱۴۵ عدم کذب راز کمالات الخ' اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممتنع بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (۶)۔ تقویۃ الایمان ص ۱۲۔ جتنے رسول آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی اور کو نہ مانے (کوکب ص ۱۹)۔ (۷)۔ تقویۃ الایمان ص ۱۹۔ ہمارا خالق جب اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہئے کہ اپنے ہر کام پر اس کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اس سے رکھتا ہے۔ دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے (کوکب ص ۲۹)۔ (۸)۔ تقویۃ الایمان ص ۱۰۔ روزی کی کشائش اور تنگی گرانی اور تندرست اور بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا' حاجتیں برلانی' بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی۔ یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیاء بھوت پری کہ یہ شان نہیں جو کسی کو اب تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ وہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ہے۔ (۹)۔ حضور صلعم کا مزار گرا دینے کے لائق ہے۔ اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا (اوضح البراہین عبدالوہاب نجدی)۔ (۱۰)۔ میری لاٹھی محمد صلعم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے اور محمد مر گئے انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا (اوضح البراہین ص ۱۰)۔ (۱۱)۔ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانانِ دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے مال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ ماخوذ حسین احمدی مدنی۔ (الشہاب الثاقب ص ۴۳ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)۔ (۱۲)۔ غیب کی باتوں کو جیسا علم رسول اللہ ﷺ کو ہے ایسا علم زید و عمرو بچوں اور پاگلوں کو بلکہ تمام جانوروں کو ہے۔ رسول کی تخصیص نہیں (حفظ الایمان ص ۸ کتب خانہ اشرفیہ کمپنی واعزازیہ دیوبند)۔ (۱۳) حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے اہل علم کا نہیں۔ تحذیر الناس ص ۳ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)۔ (۱۴)۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ۲۵)۔ (۱۵) شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور حضور علی علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵۵ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)۔ (۱۶)۔ نماز

میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بُرا ہے۔ (صراط مستقیم ص ۹۷ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیو بند)۔ (۱۷)۔ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا۔ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ تقویۃ الایمان ص ۱۳ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیو بند۔ (۱۸)۔ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں تقویۃ الایمان ص ۴۸۔ (۱۹)۔ حضور علیہ اسلام کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے۔ تقویۃ الایمان ص ۵۲۔ (۲۰)۔ حضور علیہ السلام نے اقرار باندھا۔ گویا آپ نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۳۔ (۲۰)۔ حضور علی علیہ السلام کا میلاد منا کر کنھیا کے جنم کا دن منانے کی طرح ہے (براہین قاطعہ ص ۱۵۲)۔ (۲۲)۔ خلیل احمد دیو بندی حضور علیہ السلام کے لئے اردو زبان کا علم دیو بند کے علماء سے آنا تاتے ہیں۔ (براہین قاطعہ ص ۱۳۰)۔ (۲۳)۔ بلغتہ الحیر ان نامی کتاب ص ۸ میں حضور علی علیہ السلام کا گرنا لکھا ہے اپنے لئے لکھا کہ میں نے انہیں گرنے سے روکا۔ (۲۴)۔ رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (براہین قاطعہ ص ۵۵)۔ (۲۵)۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (۲۶)۔ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے کسی بات کا علم نہیں ہوتا۔ تفسیر بلغتہ الحیر ان۔ (۲۷)۔ اللہ تعالیٰ عرش معلی اور کرسی کے اوپر موجود ہے (قصیدہ نونیہ ابن قیم)۔ (۲۸)۔ لفظ رحمتہ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں (فتاوی رشیدیہ)۔ (۲۹)۔ تقویۃ الایمان ص ۷ میں ہے اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی (کوکب)۔ (۳۰)۔ تقویۃ الایمان ۴۲۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ہے (کوکب)۔ (۳۱)۔ تقویۃ الایمان ص ۲۸ جو کوئی کسی شخص کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے۔ سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو ثابت نہ کرے (کوکب)۔ (۳۲)۔ تقویۃ الایمان ص ۲۷۔ جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا۔ خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں ہو ان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال دوسرے کا۔ (۳۳)۔ تقویۃ الایمان ص ۲۵۔ ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور ناداں (کوکب)۔ (۳۴)۔ تقویۃ الایمان ص ۵۷۔ ۵۸' جو کہ اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں۔ سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملاوے۔ مثلاً کوئی شخص کہے فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔ (۳۵)۔ تقویۃ الایمان ص ۸ (الکوکب ۴۵) پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے۔ بلکہ اسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔ الحمد للہ علی التمام والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام۔

**فقیر غلام محمد عفا اللہ عنہ**

رسالہ

قال وحید العصر عطاء محمد بندیالوی رحمہ اللہ تعالی

تصدیق شرعی جو کہ ایمان ہے تصدیق لغوی اور منطقی کا عین ہے
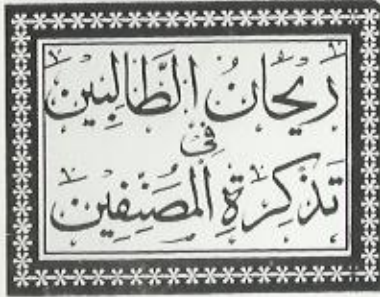
معاندین منطق کے اعتراضات و جوابات مسکتہ

○

مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی

رسالہ

تذکرۃ المصنفین درس نظامی (کتب منطقیہ)

○

مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی

رسالہ

قال الشاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی

"تحصیل علم منطق واجب است"

اصطلاحات منطقیہ کے ترتیب وار نقشہ جات

○

مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی

قال الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالی

من لم یعرف الهیئة والتشریح فهو عنین فی معرفة الله تعالی

"سامان منطق کے لئے یہ شرح بازدہ علوم"
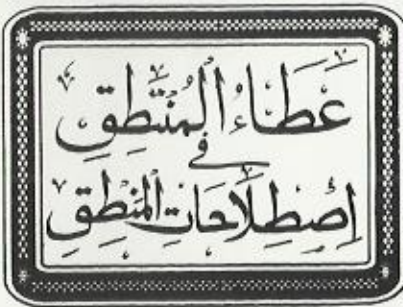
تقریظ وحید العصر علامہ عطاء محمد بندیالوی رحمہ اللہ تعالی

"مبتدی تو بجائے خود یہ رسالہ منتہیوں کے لئے بھی بڑا مفید ہے"

○

خاکپائے

عطاء الملت والدین
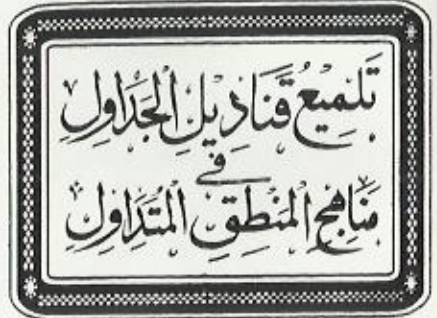
مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی

مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ کے زیر اہتمام علم میراث کی ترویج و اشاعت کیلئے عالمگیر تحریک

ہر سال
20 شعبان تا
20 رمضان

# قانون وراثت کلاس

25 شعبان
تک درخواستیں ایوان تعلیم
میں بھیجی جا سکتی ہیں

ایوان تعلیم جامعہ مسجد مدینہ

کرم پارک اللہ بخش روڈ مصری شاہ لاہور

تشنگان علم میراث کے ان اساتذہ، علماء، طلباء اور وکلاء کیلئے چشمۂ آب تعلیم کا پیغام و اعلام ہے۔ کہ انتہائی قلیل وقت میں علم میراث کی شاہکار کتاب "سراجی" ریاضی کے قواعد قدیمہ و جدیدہ کی روشنی میں صرف پڑھائی ہی نہیں جائے گی بلکہ حفظ کروائی جائے گی۔

## تدریس کے فرائض

استاذ المیراث مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی سرانجام دیں گے

المعلمان ۔ قاری خلیل احمد و حافظ احمد رضا

درس نظامی کے قدیم نصاب کی محافظ دینی درسگاہ

## مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ

نئی آبادی فیض پور خورد شرقپور روڈ پر 29 مرلہ میں آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس ادارہ کا مقصد صرف یہی ہوگا کہ جامعہ بندیال شریف و بھکھی شریف کے تعلیمی نظام کو رائج کر کے مدارس عربیہ کیلئے مکمل اور فاضل اساتذہ تیار کئے جائیں تاکہ مدرسین کے فقدان و قحط کی تلافی ہو جائے۔ علم دین سے محبت رکھنے والے حضرات سے امید ہے کہ جامعہ کے محل وقوع کا معائنہ کر کے تعاون فرمائیں گے۔

زیر سرپرستی ۔ مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی

زیر انتظام ۔ قاری خلیل احمد و حافظ احمد رضا